ترجمة القرآن

کفرانِ نعمت کی سزا

وضرب اللہ مثلا قریۃ کانت آمنۃ مطمئنۃ یاتیھا رزقھا رغدا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذا قھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون)(النحل؛112)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و اطمینان سے تھی۔ اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفران (ناشکری) شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو ان کے کرتوتوں کا بدلہ تھا۔‘‘

قارئین کرام ! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اکثر مفسرین کرام کے نزدیک ’’قریہ‘‘ سے مراد مکہ مکرمہ ہے ۔یعنی یہ بستی گرد و پیش کے علاقوں کی نسبت امن و امان اور اطمینان کا گہوارا تھی۔ یہاں غلہ اور رزق کی ہر لحاظ سے فراوانی تھی۔ اہل مکہ کے لیے معاشی اور اقتصادی طور پر کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں تھی۔ بدحالی اور بدامنی اور خوف و ہراس کی جگہ امن و سکون کی زندگی تھی۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ القصص میں ذکر فرمایا ہے‘ مشرکین اور کفار مکہ کہنے لگے:(ان نتبع الھدی معک نتخطف من ارضنا‘ اولم نمکن لھم حرما آمنا یجبی الیہ ثمرات کل شیء رزقا من لدنا ولکن اکثرھم لا یعلمون) (القصص؛57)’’اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت کے تابعدار بن جائیں تو ہم اپنے ملک سے اچک لیے جائیں۔ کیا ہم نے انہیں امن و امان اور حرم میں جگہ نہیں دی۔ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں۔ جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔‘‘

یعنی بعض مشرکین اور کفار نے اسلام و ایمان کو قبول نہ کرنے کا یہ عذر پیش کیا کہ ہم اگر اسلام کو قبول کر لیں گے تو مخالفین کے ہاتھوں تکالیف و مصائب اور جنگ و جدل سے دوچار ہونا پڑے گا۔

(باقی صفحہ 80)

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة الحدیث

مفلس کون ہے……؟

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال اتدرون ماالمفلس؟ قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتیٰ من یاتی یوم القیامۃ بصلاۃ و صیام وزکاۃ و یاتی قد شتم ھذا و قذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ماعلیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار) (رواہ مسلم‘ کتاب البر‘باب تحریم الظلم)’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ شخص ہے‘ جس کے پاس (نقد) نہ کوئی درہم اور نہ کوئی ساز و سامان ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں بلکہ) میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے‘ جو قیامت کے دن نماز‘ روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا۔ (لیکن اس کے ساتھ ساتھ) وہ اس حال میں آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر بہتان تراشی کی ہوگی‘ کسی کا مال کھایا ہوگا‘ کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پس ان (تمام مظلومین) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی (تاکہ ان پر کیے گئے ظلم کی تلافی ہو جائے) پس اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں‘ قبل اس کے کہ اس کے ذمے دوسروں کے حقوق ادا ہوں‘ تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ کیونکہ نیکیوں سے اس کا دامن بالکل خالی ہو جائے گا۔‘‘

قارئین کرام! مذکورہ بالا حدیث سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کا التزام یعنی‘ نماز‘ روزہ کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی وغیرہ کا اہتمام یقیناً مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا خیال رکھنا اور اخلاقیات کا اہتمام اور معاملات میں درستی بھی نہایت لازمی ہے۔ نجات اسی شخص کی ہوگی جو بیک وقت اللہ کے حقوق کی ادائیگی کا التزام بھی کرتا ہے اور بندوں کے حقوق بھی صحیح طور پر ادا کرتا ہے۔ اگر ایک آدمی اللہ کے حقوق ادا کرتا ہے‘ لیکن اللہ کے بندوں کے ساتھ اس کا رویہ

(باقی صفحہ 81)